بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۵ — نمبر ۱۶

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اگست ۱۹۳۱ء سنہ — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۰ سنہ ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
نظم چوہے	۲	
ہندوستان کو صنعتی ملک بنانے کا امکان	۳-۶	صاحب عبدالرحیم شبلی
تخریب تعلیم	۷-۸	سیدہ محمودہ صاحبہ
معذرت	۹	محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ - لاڑکانہ
نبی کریم کی پاک و نورانی زندگی	۹-۱۰	سیدہ محمودہ صاحبہ منٹگمری
ہماری اخلاقی حالت	۱۱	سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ - کوہ مری
ہندوستان کے اعداد و شمار	۱۲-۱۳	ماخوذ
لجنہ اماء اللہ	۱۳-۱۴	
مکھانوں کا سالن - اکابر کے اقوال - ٹڈک کے متعلق اعداد - ماں کو دودھ پلانے والی لڑکی - عورتوں کی حکومت۔ مصباحی بہنیں توجہ فرمائیں	۱۵-۱۸	

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شب دو شنبہ

چُوہے

کل شب کو ذرا نیند جو آئی سرِ بستر
گھر چونکہ ہر اک شخص کا ہوتا ہے بھرا گھر
گھن سے کبھی چھن سے کسی برتن کو گرایا
اس طرح سے کرتے تھے کچھ آپس میں اشارے
بے وقت جو کی ظالموں نے خانہ تلاشی
آواز سے جُھنجھلا کے بھگایا تو نہ بھاگے
یُوں بھی جو نہ مانے تو نصیبا کو پُکارا
ماما! اری ماما! اری او ماما کی بچی!
کمبخت چُوہے دیکھ تو سونے نہیں دیتے
اس وقت وہاں کون تھا سُنتا جو یہ آواز
آخر کو یہی خوف ہُوا دل میں یہ ظالم
مجبور دُلائی کو بدن پر سے ہٹایا
سب بھاگ گئے ہوتے ہی کمرہ میں اُجالا
تھوڑی سی ڈھکی کھیر رکابی میں رکھی تھی
پھر دیکھ کے ہر چیز کیا شمع کو خاموش
راتوں کو کسی شخص کو سونے نہیں دیتی

چُوہے ہوئے بیدار مچانے لگے کھٹ پٹ
گھر ہی میں زمانے کے رکھی ہتی ہوسٹ پٹ
چیں چیں کسی کونے میں کبھی کی کبھی کٹ کٹ
جس طرح کہ ساؤنڈر سے بنائے کوئی گرگٹ
فوراً ہی کھلی آنکھ کہ نیند آئی تھی جھٹ پٹ
اظہار سُنانے کیلئے کی بھی کچھ آہٹ
آواز بھی دی اور بجایا بھی چھپرکٹ
اُٹھیو تو ذرا اور اِدھر آئیو جھٹ پٹ
بھڑووں نے مچا رکھی ہے بے فائدہ کھٹ پٹ
شیرہ کی تو اماں تھی پڑی نیند میں غٹ پٹ
کر دیں نہ کسی چیز کو گھر کی کہیں تلپٹ
جُھلسا دیا ما جس سے لب شمع کو جھٹ پٹ
چُوہے تھے نہ گھر بھر میں نہ کچھ چُوہوں کی آہٹ
وہ ناشدنی کر گئے دم بھر میں صفاچٹ
اور مُنہ پہ دُلائی کا لیا لیٹ کے گھونگٹ
چُوہوں کی بھی ہے قوم عجب طرح کی نٹ کھٹ

اِس رام کہانی کا ہے آخر یہ نتیجہ
تا صبح مجھے نیند نہ آئی کسی کروٹ

منقول

اپیل دعا

ڈاکٹر سید ... حسین شاہ صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہیں
احمدی بھائیوں اور بہنوں سے التجا ہے
کہ ان کی صحت کاملہ و شفاء عاجل کیلئے دعا فرمائیں

KHILAFAT LIBRARY
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اگست ۱۹۳۱ء

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستان کو صنعتی ملک بنانے کا امکان

کسی ملک کی دولت کا اندازہ لگانے کے لئے ہم اس کی جغرافیائی حالت پر نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ قدرت نے اپنے بیش بہا خزائن سے اس کو کس حد تک مالا مال کیا ہے۔ اگر کسی ملک کو قدرت کی گوناگوں فیاضیوں سے حصۂ وافر ملا ہو تو وہ یقیناً اپنی امارت اور دولت کے لحاظ سے باقی ممالک سے بڑھا ہوا ہوگا۔ اسی اصل کے ماتحت ہم ہندوستان کو دیکھتے ہیں ٭

ہندوستان کی قدرتی دولت

ہندوستان اپنی وسعت و فراخی کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ آب و ہوا کے اختلاف۔ پیداوار کی بوقلمونی اور طبعی حالات کی رنگا رنگی کی بدولت بھی ایک برِ اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور قدرت کی فیاضیوں نے اسکو زمین کی زرخیزی کے ساتھ ساتھ معدنی دولت سے بھی مالا مال کر رکھا ہے اسکے پہاڑ قیمتی جنگلات سے لدے کھڑے ہیں۔ اسکی مزروعہ زمین سونا اگل رہی ہے۔ اسکے سینے میں صدہا دفینے پوشیدہ ہیں۔ اور یہی وہ ارکانِ ثلاثہ ہیں جو کسی ملک کی قدرتی دولت کا منبع و مخزن ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہمارا ملک ایک بہت امیر ملک ہے۔ اور اسی واسطے اسکو گذشتہ زمانہ میں سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا ٭

مصنوعات سے بے اعتنائی

لیکن پھر کیا سبب ہے کہ ہندوستان آجکل اقتصادی پستی کے عمیق غار میں پڑا ہوا ہے۔ اور اس کے فرزند پیسے پیسے کو ترس رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہمیں عموماً یہی بتایا گیا ہے کہ ہندوستان محض ایک زراعتی ملک ہے۔ اور اس کی زراعتی ترقی ہی اسکی جملہ مشکلات کا واحد علاج ہو سکتی ہے۔ یہی خیال ہمارے دماغوں میں راسخ ہوگیا۔ اور صنعت و حرفت کی جانب سے غفلت و بے اعتنائی برتی گئی۔ پرانی صنعتیں مٹتی گئیں اور انکو چھوڑ چھوڑ کر لوگ زراعت کی طرف متوجہ ہونے لگے حتیٰ کہ گنجائش سے بہت زیادہ حصۂ آبادی نے زراعت کو ہی اپنا ذریعہ معاش بنا لیا۔ اور کسبِ معاش کی دوسری راہوں سے آنکھیں بند کریں جس کا افسوسناک نتیجہ یہ نکلا۔ کہ قدرت کی دی ہوئی بے اندازہ دولت کے باوجود ہندوستان اسوقت کے مہذب ممالک میں سب سے زیادہ پس ماندہ اور غریب ملک ہے۔ نیز یہ تو ماہرینِ اقتصادیات کی مسلّمہ رائے ہے کہ جب حکمران ملک صنعتی ہوتا ہے تو لازماً اسکی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ممالک محروسہ سے خام پیداوار حاصل کرنیکے لئے انکو زراعتی سرگرمیوں پر آمادہ رکھے۔ اور اپنی مصنوعات کو کھپانے کے واسطے ان میں منڈیاں کھولے اور اپنی مصنوعات کا لوگوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محتاج و دست نگر بنا کر اپنی تجارت کو چمکائے۔ لہٰذا ہندوستان کی زراعتی تنگ دو اور صنعتی پسماندگی میں بھی یہی اصول کارفرما ہے ؎

حکومت کی پالیسی لیکن اگر زراعت کو بھی اس کے وسیع مفہوم میں لیا جاتا تو چنداں حرج نہ تھا یعنی زراعت کے ساتھ جن صنعتوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے ان کی جانب بھی ساتھ ساتھ توجہ دی جاتی۔ تو آج ہندوستان اس قدر زبوں حالت میں نہ ہوتا۔ لیکن یہاں تو محض چند خاص اجناس کی پیداوار کو مطمح نظر بنا لیا گیا ہے۔ اور سبھی کی سبھی تمام تر کوششیں محض اسی ایک نقطہ پر مرکوز کر دی گئی ہیں۔ ایک ماہر اقتصادیات کا بیان ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے زراعتی محکمہ کی یہ پالیسی ہے کہ صرف ان اجناس کی کاشت میں ترقی و توسیع کے وسائل اختیار کئے جائیں۔ اور انہی کی حوصلہ افزائی بھی کیجائے جو بیرونی ممالک کو بطور خام پیداوار بھیجی جاتی ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگریز زراعت کو فروغ دینے کی طرف اگر کوئی قدم اٹھاتے بھی ہیں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنے صنعتی کارخانوں کے لئے بہتر اور کثیر تعداد پیداوار حاصل کر سکیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کپاس کے بارہ میں نت نئی تحقیقات جاری ہے دیگر ملکوں سے بیج لا لا کر تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اور زمینداروں کو اعلیٰ قسم کا بیج استعمال کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے نہ اس لئے کہ ہندوستان کا بھلا ہو بلکہ اس لئے تا کہ لنکا شائر میں اعلیٰ قسم کی روئی جا سکے۔ اور اس کی مصنوعات کو ترقی حاصل ہو ؎

کارخانے کھولنے کا امکان اب ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا ہم ہندوستان کو صنعتی ملک بنا سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ صنعت کا دارومدار لوہے اور کوئلے پر ہوتا ہے چنانچہ یہ دونوں چیزیں ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ صرف دقت یہ ہے کہ ایک دوسرے کے قریب نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے لوہا زیادہ مقدار میں کانوں سے نہیں نکالا جاتا۔ کوئلے کی پیداوار کے لحاظ سے ہندوستان کی حالت یاس انگیز نہیں اسکے متعلق اعداد ذیل ملاحظہ ہوں جو ۱۹۳۰ء کے متعلق ہیں:-

KHILAFAT LIBRARY

نام ملک	کوئلہ کی سالانہ یافت
ہندوستان	۱۹ ملین ٹن
بلجیم	۲۲ " "
جاپان	۲۹ " "
فرانس	۳۵ " "
برطانیہ	۲۳۰ " "

اگرچہ برطانیہ کے مقابلہ میں یہاں کوئلہ کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن جاپان کے مقابلہ میں جو ایشیائی ہونے کے باوجود صنعت و حرفت میں یورپ اور امریکہ کے صنعتی ممالک کا ایک کامیاب حریف ہے۔ ہندوستان کی حالت حوصلہ شکن نہیں۔ نیز کوئلہ ایسی چیز نہیں رہی جو اب ناگزیر ہو بلکہ اسکی جگہ برقی طاقت سے کام لیا جا رہا ہے جو ہندوستان ایسے وسیع ملک میں پانی کے ذریعے پیدا کی جا سکتی ہے چنانچہ بمبئی کے پارچہ بافی کے کارخانوں میں اور میسور کے آئرن ورکس میں کوئلہ کی بجائے پانی سے پیدا کی ہوئی برقی قوت ہی استعمال ہو رہی ہے اور ابھی بہت وسیع امکانات ہیں کہ ملک کے دوسرے حصوں میں بھی اس سے کام لیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کوئلہ کی کمی کی تلافی کی جائے ٭

صنعتی اصلاح کی تجاویز

پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہندوستان میں بھی کارخانے کھولے جا سکتے ہیں تو اب سوال یہ ہے کہ وہ کیا تجاویز ہیں - جن سے ہندوستان ایک صنعتی ملک بن سکتا ہے - اس کے لئے اوّل تو گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ملک کے اندر صنعتی تعلیم کو پھیلانے کے لئے جابجا صنعتی درسگاہیں کھولدے - دوسرے موجودہ ملکی صنوعات کی نہ صرف فراخدلی سے حوصلہ افزائی کرے بلکہ قانونِ تحفظ کے ذریعہ ان کو غیر ملکی مصنوعات کے حملوں سے بچائے - تیسرے گورنمنٹ خود ایسی صنعتوں کے کارخانے کھولے جن کی طرف لوگ ابھی متوجہ نہیں ہوئے اور پھر انکو کامیابی کے ساتھ چلا کر دکھلائے - تاکہ لوگ اسکی کامیابی سے متاثر ہو کر متوجہ ہوں - چہارم غیر ملکی سرمایہ داروں پر ایسی پابندیاں عائد کر دیجائیں کہ وہ آئندہ اس ملک میں نئی کمپنیاں نہ بنا سکیں - نیز موجودہ کمپنیاں آہستہ آہستہ ہندوستانی سرمایہ داروں کے قبضہ میں آجائیں یا کم از کم ان کے ارکان ہی ۶۰ فیصدی ہندوستانی ہوں ٭

جاپان کی آبادی اگرچہ صرف ۷ کروڑ ہے - لیکن اس میں کم و بیش ساڑھے بارہ سو صنعتی درس گاہیں ہیں اور حکومتِ جاپان اُن پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہے اس کے مقابلہ میں سارے ہندوستان میں جو ۳۳ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے صرف چند سو صنعتی مدارس ہونگے - پس اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے اس اہم مسئلہ کی طرف کسقدر کم توجہ دی ہے ٭

کن مصنوعات کو فروغ دیا جا سکتا ہے؟

ہندوستان میں بہت سی ایسی صنعتیں ہیں جنکو ابھی پورے طور پر فروغ نہیں دیا گیا - حالانکہ اگر گورنمنٹ ایسی صنعتوں کو اپنے ہاتھ میں لے لے اور انکو کامیابی کے ساتھ چلا کر لوگوں کو رغبت دلائے کہ وہ بھی اپنے سرمایہ کو ان میں لگائیں تو بہت شاندار نتائج مرتب ہو سکتے ہیں - مثلاً

عطریات اور خوشبودار تیل کی صنعت

ہندوستان میں قسم قسم کے پھول - گھاس اور بوٹیاں پائی جاتی ہیں مگر ان کے متعلق تجربات نہیں کیئے گئے - اس ضمن میں اگر کوئی کوشش بھی کیگئی ہے تو وہ بار آور نہیں ہوئی کیونکہ تیل کشید کرنے کیلئے دقیانوسی طریق اختیار کیئے گئے - خام اجناس کا ناقص انتخاب کیا گیا اور تیل مقطر کرنے کی ترکیبیں ناقص عمل میں لائی گئیں ٭

ریاست میسور میں یہ کام گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے اور اس میں شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے - چنانچہ بنگلور اور میسور میں صندل کا تیل تجارتی اصولوں پر نکالا جا رہا ہے ٭

سن پاٹ اور چائے کی صنعتیں

یہ دونو صنعتیں غیر ملکی سرمایہ داروں کے اجارہ میں ہیں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ایسے وسائل اختیار کرے کہ یہ صنعتیں آہستہ آہستہ ہندوستانی سرمایہ داروں کے قبضہ میں آجائیں ٭

لوہے کی صنعت

ہندوستان کی سب سے بڑی اجارہ دار کمپنی "دی ٹاٹا آئرن ورکس کمپنی جمشید پور" ہے لیکن یہ ملک کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے چنانچہ ۱۸ کروڑ سالانہ کا دیلوں کا سامان باہر سے منگوایا جاتا ہے - اگر چند اسی قسم کے اور کارخانے کھولدیئے جائیں تو ملک اس بارِ گراں سے سبکدوش ہو سکتا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے جنگلات یہ بتایا جاچکا ہے کہ جنگلات کسی ملک کی قدرتی دولت کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔ کئی ایک ایسی صنعتیں ہیں کہ جن کا انحصار جنگلات پر ہوتا ہے مثلاً دیا سلائی۔ ریشم کاغذ سازی وغیرہ لیکن ابھی اس طرف پوری طرح توجہ نہیں ہوئی۔ باوجود اس بات کے کہ ہندوستان میں لکڑی ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر بھی یہ باہر سے لکڑی منگواتا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ جنگلات کی پورے طور پر حفاظت نہیں کی جاتی۔ اور لکڑی کا بیشتر حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ گورنمنٹ ایسے وسائل اختیار کرے کہ ہندوستان اپنے جنگلات سے ہی جملہ ضروریات کو پورا کر لیا کرے اور باہر سے لکڑی منگوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اور ساتھ ہی ان صنعتوں کو جن کا انحصار جنگلات پر ہے فروغ دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے ؁

صنعتِ شکر سازی ہندوستان قدیم سے شکر کیلئے خاص طور پر مشہور رہا ہے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ ۱۵-۱۶ کروڑ روپیہ سالانہ کی چینی باہر سے منگوائی جاتی ہے۔ اگر گورنمنٹ اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے توجہ کرے تو ہندوستان اپنی ضرورت پورا کرنے کے قابل ہو سکتا ہے اور ہزاروں لاکھوں لوگوں کے لئے بیکاری کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے ؁

صنعتِ پارچہ بافی ہمارا ملک ہر سال ۷۰-۸۰ کروڑ روپیہ لنکا شائر کو سوتی کپڑے کے عوض میں دیتا ہے۔ اگر پرانی صنعتِ پارچہ بافی کو از سرِ نو زندہ کیا جائے تو ہندوستان کی روزافزوں بیکاری کا سدِ باب ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں کوئی قدم لینے سے بھی لنکا شائر پر ناقابلِ برداشت اثر پڑیگا اور یہ تو ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کو اپنے وطنی بھائیوں کے مفاد کا زیادہ خیال ہے بہ نسبت ہندوستانیوں کے۔

پس جب تک ہمیں حکومتِ خود اختیاری نہ مل جائے۔ اسطرف کوئی قدم نہیں اٹھایا جاسکتا اور ہمیں اسوقت تک انتظار کرنا چاہیئے ؁

خلاصہ کلام ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان ہر سال دو اڑھائی ارب روپیہ کی مصنوعات غیر ممالک سے منگواتا ہے جن میں سے ستّر کروڑ روپیہ کا تو صرف سوتی کپڑا ہوتا ہے۔ ۱۵ کروڑ کی چینی اور ۳۴ کروڑ روپے کی مشینیں اور ریلوں کا سامان۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسقدر ذخائرِ قدرت کے ہوتے ہوئے ہندوستان اِن مصنوعات میں سے اکثر خود تیار نہیں کر سکتا؟ اور کیا وہ گرانقدر رقوم جو منافع کی صورت میں غیر ممالک کو چلی جاتی ہیں ملک کے اندر نہیں رہ سکتیں؟ ماہرینِ اقتصادیات کا دعویٰ ہے کہ یقیناً ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اسکے لئے ضروری ہے کہ گورنمنٹ ملکی صنعت و حرفت کے بارہ میں اپنی پالیسی کو یکسر بدل دے ؁

آخر میں مَیں پھر انہیں الفاظ کو دہراتا ہوں جو مَیں ہر مضمون کے آخر میں لکھا کرتا ہوں کہ ضروری ہے کہ ہندوستانی خواتین بھی مردوں کا پورے طور پر ساتھ دیں۔ اور وہ یہ اس طرح پر کر سکتی ہیں کہ ملک میں تعلیم رائج کرنے کی طرف پوری طرح سے توجہ دیں۔ ہندوستان میں صرف ۸ فیصدی خواندہ لوگ ہیں۔ اُن کو جہالت کے گڑھے سے نکالنا احمدیہ خواتین کا فرض ہے اس سلسلہ میں تبلیغ احمدیت بہت مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس سے انکی طبیعت خود بخود تعلیم کی طرف مائل ہو گی ؁

عبدالرحیم شبلی قادیان

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخریبِ تعلیم

انبیاء کی وفات کے بعد جوں جوں عرصہ گذرتا جاتا ہے توں توں اُن کی تعلیم میں بعض بے بنیاد اور لایعنی باتیں کم عقل لوگوں کے ذریعہ داخل ہوتی جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے آنحضرت صلعم کی سیرت کے متعلق بھی جاہل مُلّانوں کے ذریعہ بہت سی لغو باتیں تمام دنیا کے مسلمانوں میں رواج پا گئی تھیں۔ چنانچہ ایک ایسے شخص کی اشد ضرورت تھی۔ جو لوگوں کے سامنے ذرا اسلام کو سچی روشنی میں دکھاتا۔ اور تمام لغویات کو دُور کر کے پھر دینِ حقیقی کے انوار سے لوگوں کو متمتع کرتا۔ یہ فرض روزِ ازل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات کے ذمہ ہو چکا تھا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے پیشتر بدقسمت مسلمان رسول کریم صلعم جیسے عظیم الشان شخص کی سیرت کے متعلق سوائے چند لایعنی باتوں کے کچھ نہ بتا سکتے تھے۔ وہ ایسی تھیں کہ غیر مسلمانوں پر ذرّہ بھر اثر نہ ڈال سکتی تھیں۔ اگر اُن میں سے چند نمونہ کے طور پر لکھ دی جائیں تو بیجا نہ ہو گا ۔

عام طور پر آج کل بھی کئی غیر احمدی مُلّاں یہ کہنے کو تیار ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کا سایہ ہی نہ ہوتا تھا۔ اس بات کو غیروں کے سامنے معجزہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بھلا ایسی تبلیغ سے اسلام میں کوئی ترقی ہو سکتی ہے؟ غیر تو غیر کئی ایک مسلمانوں کے ایمانوں کا ایسی باتوں سے متزلزل ہو جانے کا امکان ہوتا ہے ۔

دوسرا معجزہ حضور صلعم کا یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھّی نہ بیٹھتی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ کے فضلہ کو زمین فوراً نگل جاتی تھی ۔

بعض کہتے ہیں کہ نبی کریم صلعم کے سر پر ہمیشہ ساتھ ساتھ بادل رہتا تھا۔ یہ بھی غلط ہے۔ البتہ بعض موقعوں پر اللہ تعالیٰ خاص طور پر اپنے بندہ کو اپنی محبت کا ثبوت دینے اور اپنے مُرسل کے پیروؤں کے ایمان میں تقویت بخشنے کی غرض سے ایسا کر سکتا ہے۔ اور کئی بار ضرور کیا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی خداوند کریم نے ایک بار اسی طرح اپنی رحمت کا ثبوت دیا۔ ایک دفعہ آپ کو قادیان یکہ میں بٹالہ کو جانا تھا۔ دھوپ سخت پڑ رہی تھی۔ ایک ہندو نے جلدی سے اپنے لئے یکہ کی اُس طرف کی جگہ قابو کر لی جدھر دھوپ نہ آتی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت اطمینان سے دُھوپ کی طرف ہی بیٹھ گئے۔ ابھی یکہ تھوڑی دُور ہی نکلا ہو گا۔ کہ بادل کا ایک بہت چھوٹا ٹکڑا سورج کے سامنے آ گیا اور بڑی دُور تک اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سایہ کرتا گیا۔ وہ ہندو اس بات کو دیکھ کر بہت شرمندہ ہُوا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقررہ وقت پر تشریف لائے اور تمام دنیا پر آپ نے اسلام کو غالب کر دکھایا۔ اور تمام بیہودہ اور لغو باتوں کو دینِ اسلام سے نکال کر مسلمانوں کو ذلت کے گڑھے سے نکالا۔ قرآن کریم کے نکتوں سے دُنیا کو واقف کرایا۔ اور دوسری الہامی کتب کے مقابلہ میں اس کی خوبیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمار کرائیں یہ آنحضرت صلعم کے اصل مقصد کو ٹھہرایا اور آپکی سچی اور پاک تعلیم کو پیش کیا۔ چنانچہ آپ نے ایک بار پھر وہی رُوح اپنے پیروؤں میں پھونک دی جو عرب کی خشک زمین کے مرکز مکہ مدینہ سے آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب میں پھونکی تھی۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ وعلیٰ عبدک المسیح الموعودؑ ۔

سیدہ محمودہ بیگم قادر منزل منٹگمری

معذرت

اپنی خرابیٔ صحت کے باعث عرصۂ دراز تک مجھے بزم مصباح سے غیر حاضر رہنا پڑا۔ اس اثناء میں بھی کئی دفعہ میرے بڑھے ہوئے شوق تحریر نے اس مُہرِ خاموشی کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور وقتاً فوقتاً نرالے نرالے موضوع اور اچھوتے اچھوتے عنوان پیش نظر کیے۔ یہاں تک کہ ہاتھ بھی قلم کے ساتھ تعاون کرنیکو تیار ہو گئے۔ لیکن جونہی کہ قلم و کاغذ لیکر بیٹھی حواس خمسہ نے صاف غداری کی۔ اور میری حالت اس کمانڈر کے مشابہ معلوم ہونے لگی جس کی فوج عین میدان حرب میں اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دے۔ خیالات پراگندہ ہوئے۔ دل میں اختلاج کی سی کیفیت معلوم ہونے لگی آنکھوں کے سامنے اندھیر آنے لگے۔ اور میرے تمام قویٰ یکے بعد دیگرے اپنی کم مائیگی کا عذرِ معقول پیش کرنیکے لئے لرزہ براندام اپنی طاقتوں کے پیمانے لیکر زبان حال سے معذرت خواہ ہوئے۔ لیکن میرے دل و دماغ میں جو خیالات گونج رہے تھے۔ وہ الفاظی جامہ پہننے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔ اور کسی طرح قویٰ کے ان عذر معقول کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ چونکہ میرا اپنا رجحان طبیعت بھی اسی پارٹی کی طرف تھا۔ لہٰذا میں نے مخالف پارٹی کو مخاطب کر کے یوں سمجھانا شروع کیا۔

میرے محترم قواؤ! میں اس بات سے ناواقف نہیں ہوں کہ میرے جسم میں ایک عرصہ سے مادۂ فاسد نے غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ اور قوت مدافعت کی اسکے ساتھ ایک مسلسل جنگ جاری ہے جس میں آپ کی طاقتیں کمزور اور آپکے سرمائے قریب الاختتام ہو رہے ہیں۔ اور آپ ایک حد تک حق بجانب ہیں۔ لیکن دنیاوی زندگی کا انجام آخر یہی ہے اور میری آپکی جُدائی لازم ملزوم ہے۔ پس ہمیں مستعد و ہشیار رہنا چاہیئے۔ اور آپس کے اتفاق و اتحاد کی برکت کے ساتھ اپنے فرائض کو ہر حالت میں باحسن وجوہ پورے کرتے رہنا چاہیئے۔ اور دنیا کو ظلمت سے نکالکر روشنی کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے کوئی کوشش اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ پس آپ ہمت نہ ہاریں تھوڑی دیر میرے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہو جائیں۔ بہت اغلب ہے کہ میرے خیالات جو کہ الفاظی جامہ پہنکر رونما ہونے کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں۔ خود میرے نفس کی اصلاح یا کسی دیگر گم گشتہ راہ کی رہنمائی کا باعث ہو سکیں۔

اس نصیحت کو سُنکر میرے قویٰ کی طرف سے میری ضمیر حق ترجمانی ادا کرتے ہوئے یوں گویا ہوئی۔ اس میں کوئی شک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کہ یہ نقطہ نگاہ جو کہ پیش کیا گیا ہے۔ بہت ارفع و اعلیٰ اور بالکل قابل قبول اور قابل عمل ہے۔ لیکن انسان کو خداوندکریم نے جس طرح دنیا کی تمام چیزوں سے اشرف و اکمل بنایا ہے۔ اسی طرح اسکو تمام طاقتیں بھی اعلیٰ اکمل عطاء کی گئی ہیں۔ اور پھر ان سب کو انسانی عقل کے تحت پیدا کیا گیا ہے۔ کہ جب وہ چاہے اور جس طرح چاہے ان کو خرچ کرے۔ اور کام لے۔ اب یہ آپکے اختیار کی بات ہے کہ بیشک آپ دل کو دھڑکنے دیں۔ دماغ کو چکرانے دیں۔ اور اپنی ہوائے نفسانی کے شوق میں اپنے قوائے جسمانی پر ان کی برداشت سے زیادہ بوجھ ڈال دیں۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ آپکے قویٰ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عطاء اور زندگی میں آپکے حقیقی معاون و خیرخواہ ہیں۔

پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اس سے قبل از وقت چھین لیجاتی ہیں۔ اور جو انسان اپنے حقیقی خیرخواہوں اور مددگاروں کی پروا نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔

پس قرین مصلحت یہی ہے۔ کہ ابھی چندے آپ توقف کریں۔ ڈاکٹری ہدایات پر عملدرآمد کریں۔ اور اپنی تمام خواہشات پر حفظانِ صحت کی پیروی کو مقدم کریں۔ اس ایثار کے صلے میں تندرستی جیسا عطیہ عظمیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپکو عنایت کیا جائیگا۔ پھر آپکو اختیار ہوگا کہ حدِ اعتدال کے اندر اپنی طاقتوں سے جو چاہیں کام لیں۔ چونکہ اس معقول مشورے کی میں قائل ہو چکی ہوں لہذا آج میں اس بات کی حقدار ہوئی کہ پیارے مصباح میں کچھ تحریر کرنے سے پہلے اس کی خدمت میں حقیقت حال عرض کرکے یہ صحیح معذرت پیش کرسکوں کہ ؎

گو میں رہی رہینِ ستمہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہی

خاکسار افضل النساء بیگم از جوہی ضلع لاڑکانہ - علاقہ سندھ

ایڈیٹر:- خوب انداز تحریر ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ شافی مطلق اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و شفاء عاجلہ بخشے

KHILAFAT LIBRARY

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک و نورانی زندگی

ہمارے آقا سردارِ دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ایک ایسی پاک و کامل زندگی ہے۔ کہ اس کی مثل کہیں نہیں مل سکتی۔ وہ پاکیزگی وہ طہارت جو آپؐ کی زندگی میں ہے شروع سے لیکر آخر تک وہ آپکے سوا کسی انسان میں کبھی نہیں مل سکتی۔ آسمان پر آپؐ کی تعریف زمین پر آپؐ کی تعریف اور ایسی عظیم الشان حمد کہ اس کی نظیر پیش نہیں ہو سکتی۔ نہ کبھی ہوسکیگی نہ کبھی ہوسکی۔ محمد رسول صلعم وہ انسان عظیم الشان ہیں کہ آپ کی تعریف اللہ تعالیٰ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ انبیاءؑ آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ملائکہ۔ اولیاء اللہ۔ شہید۔ صدیق۔ مومنین سب کی زبان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد سے تر ہے۔ مگر اس رحمۃ للعالمین کی تعریف یہاں بھی ختم نہیں ہوتی کہ اس پاک وجود کے ماننے والے ہی رطب اللسان نہیں بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے دشمن بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ بادشاہ اسوقت کے جو کہ آپ کے مخالف تھے۔ آپ کی غلامی کو اپنا فخر محسوس کرتے۔ چنانچہ آپکے ایک بہت بڑے دشمن نے جو شہادت آپکے متعلق دی۔ اسی سے آپ کی طہارت پاکیزگی آپ کی عزت کا جو کہ دشمنوں کے دل میں تھی پتہ چلتا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ ایک شخص النضر بن الحارث نے آپ کی مخالفت میں ہر طرح حصہ لیا تھا حتیٰ کہ آپ کے قتل کے منصوبے کیئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے بعد لوگ مکہ میں آنے لگے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی کا چرچا پھیلا تو مکہ کے لوگوں کو فکر پیدا ہوئی کہ حج کا موقع آرہا ہے بہت سے لوگ یہاں آئینگے۔ اور حضورؐ کے دعوی کے متعلق دریافت کرینگے تو ہم ان کو کیا جواب دینگے۔ اسلئے انہوں نے مجلس کی۔ جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار اکٹھے ہوئے تا کہ سب مل کر ایک جواب سوچ لیں۔ کیونکہ ہم ہی ایک دوسرے کے خلاف کہیں گے تو لوگ ہم کو جھوٹا سمجھیں گے۔ چنانچہ اس مجلس میں مختلف جواب پیش کیئے گئے۔ ایک شخص نے کہا یہ کہدو کہ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ اسوقت نضر بن الحارث کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا اور بڑے جوش سے کہنے لگا کہ جواب وہ سوچو جو معقول ہو۔ محمدؐ تمہارے درمیان پیدا ہوا اور تمہارے درمیان جوان ہوا۔ تم سب اسے پسند کرتے تھے اور اسکے اخلاق کی تعریف کرتے تھے۔ اسے سب سچا جانتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو گیا اور اس کے سر میں سفید بال آگئے۔ اور اس نے وہ دعویٰ کیا۔ جس کا وہ اعلان کرتا ہے۔ اب اگر تم اس کو جھوٹا کہو گے تو اس کو کون جھوٹا مانیگا۔ لوگ تمہیں کو جھوٹا کہیں گے اس جواب کو چھوڑ کر کوئی اور جواب گھڑو۔ یہ آپ کے بہت بڑے دشمن کی آپکی صداقت پر گواہی ہے۔ اور تائیدی گواہی نہیں۔ بلکہ ایسی مجلس میں پیش کیگئی جو کہ آپ کی مخالفت کے لئے منعقد کی گئی۔ اور آپ کی مخالفت کے لئے یہ گواہی دی گئی۔ پس کوئی انسان آپ کے موافقوں میں کیا مخالفوں میں بھی نہیں جو آپکے اوپر ایک ذرہ بھی دھبہ لگا سکتا ہو اور وہ سچ ہو۔ آپ پر کوئی بھی آپ کا معتقد یا مخالف کوئی برائی کسی قسم کی منسوب نہیں کرسکتا۔ جو کہ سچی ہو۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلعم کی وہ شان ہے۔ کہ زمین کی سطح پر کوئی انسان آپکے مقابلہ پر نہیں آسکتا۔ آپ تو مجسم نور ہی نور ہیں۔ جو کوئی بھی آپ پر جھوٹے الزام لگاتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا بلکہ محمد رسول اللہ صلعم پر جھوٹے الزامات لگانیوالا خود خنزیری صفت اپنے اندر پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کی لعنت کا دونو جہان میں مورد بن جاتا ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلعم کی شان کو بالکل کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بلکہ آپ کی شان اور ماننے والے اور زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جو کوئی جھوٹے الزام لگاتے ہیں وہ خود اپنا دین و دنیا برباد کرتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و عبدہ المسیح الموعود ؑ

خاکسار سیدہ محمودہ خاتون از قادہ ضلع منٹگمری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری اخلاقی حالت

ہم عورتوں میں اکثر ایک دوسرے کی بدگوئی اور غیبت میں اپنی روزمرّہ کی زندگی کا بہترین حصہ ضائع کر دیتی ہیں۔ جہاں دو چار کو اکٹھے ہونیکا موقع ملا۔ دنیا جہان کی فضول باتوں میں وقت ضائع کیا نہ خدا اور نہ خدا کے رسولؐ کا ذکر۔ ایک اگر اپنے کپڑوں اور زیورات کا بے جا فخر کرتی ہے تو دوسری کسی کی غیبت اور جھوٹ سے زبان کو آلودہ کرتی ہے۔ احمدی جماعت میں خدا کے فضل سے ایسی بیبیاں بھی موجود ہیں جو میرے اوپر کی ریمارکس سے بالاتر ہیں۔ مگر پھر بھی ہم میں اکثر ایسی ہیں جو ابھی تک جہالت کے زیر اثر ہیں جو نام کی احمدی ہیں۔ مگر سلسلہ کی حقیقی غرض سے ناواقف ہیں۔ ظاہری خوبصورتی کے لئے تو بہت کوشاں ہیں۔ مگر اصلی خوبصورتی خوش اخلاقی سیرت اور راستبازی کے حصول کے لئے لاپرواہ ہیں۔ ایسی احمدی بہنیں دوسروں کے لئے کیا نمونہ پیش کر سکتی ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ ہم اخلاق کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ جس کا اثر نہ صرف اپنی جماعت کی عورتوں پر پڑے بلکہ دوسرے مذاہب والی عورتیں بھی خیال اور اندازہ کر سکیں کہ احمدی جماعت کی عورتیں کیسی خلیق ہوتی ہیں تاکہ یہ خیال انہیں قدرتی طور پر آپکے مذہب اور جماعت کی جانب گرویدگی پیدا کر سکے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم میں اکثر ایسی ہیں جو اخلاق کا صحیح نمونہ تو الگ رہا معمولی محبّت اور اخوّت پیدا کرنے کی اہلیّت بھی نہیں رکھتیں۔ بات بات میں جھگڑنا جھوٹ بولنا اور کسی کی غیبت سے زبان آلودہ کرنا انکے نزدیک عورت کے بہترین خصائل ہیں۔ ہم اگر مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پاک جماعت میں داخل ہو کر بھی ایسی نجاستوں اور بُرائیوں سے پاک نہیں ہو سکتیں تو ہمارا احمدی کہلانا ہمیں کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام تو فرماتے ہیں۔ "مَیں دُنیا میں اخلاق اور توحید کی تعلیم پھیلانے کے لئے آیا ہوں"۔ مگر ہم میں اکثر بہنیں سوچیں کہ ہم نے کس حد تک اس مبارک تعلیم سے فائدہ اُٹھایا۔ بات بات میں شرک۔ غیبت۔ فخر اور غرور یہ آخر ہمیں کس راستہ پر لے جا رہے ہیں۔

مَیں اب خدا تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ مجھے اور میری باقی بہنوں کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ آمین۔

خاکسارہ سیّدہ سعیدہ بیگم (بنت سیّد ناصر شاہ صاحب) از کوہ مری

درخواست دُعا

کل ۱۲ بجے جب مَیں ہسپتال میں اپنے کمرے کی میز پر یعنی دوائیاں بند کر رہی تھی تو کاربالک ایسڈ کیس کی بوتل اُلٹ گئی جس سے میرے دونو ہاتھ کہنیوں تک اور تمام سینہ پیٹ جل گیا۔ بہنیں میری صحت کے واسطے دُعا کریں۔ فضل خاتون نرس گلانسی میموریل ہسپتال لُدھیانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے

پراز معلومات اعداد و شمار

رقبہ:- مجموعی طور پر کل ہندوستان کا رقبہ ۱۸۰۵۰۰۰ مربع میل ہے. جس کی تفصیل یوں ہے کہ:-

برطانوی ہند:- ۱۰۹۴۰۰۰ مربع میل

ہندوستانی ریاستیں:- ۷۱۱۰۰۰ مربع میل

ہندوستان جزائر برطانیہ سے ۱۵ گنا اور جاپان سے سات گنا بڑا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

آبادی:- کل آبادی تقریباً ۳۲ کروڑ کے لگ بھگ ہے شہروں کی کل آبادی ۳۲۵ لاکھ اور چھوٹے چھوٹے قصبوں کی آبادی ۲۸۶۵ لاکھ ہے۔ لیکن برطانوی ہند کی آبادی ۲۴۷۰ لاکھ کے قریب ہے۔

صوبوں کے لحاظ سے ہندوستان کی آبادی

نام صوبہ	تعداد اضلاع	آبادی
مدراس	۲۷	۴۲۳ لاکھ
بمبئی	۲۹	۱۹۳ "
بنگال	۲۸	۴۶۶ "
صوبجات متحدہ	۴۸	۴۵۳ "
پنجاب	۲۹	۲۰۶ "
برما	۴۰	۱۳۳ "
بہار و اڑیسہ	۲۱	۳۴۰ "
متوسط و برار	۲۲	۱۳۹ "
آسام	۱۳	۷۶ "
فرنٹیر	۵	۲۴ "

شہر و دیہات

ہندوستان میں دیہاتوں کی تعداد ۷ لاکھ اور شہر کل ۲۰۵۰ کی تعداد میں ہیں۔ ہندوستان کی ۹/۱۰ آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ بنگال میں صرف ۶ فیصدی آبادی شہروں میں رہتی ہے۔

مذہب:- ہندو ۲۱۶۷ لاکھ ۷۰ فیصدی کے قریب۔ مسلمان ۶۸۷ لاکھ ۲۲ فیصدی کے قریب سکھ ۳۲ لاکھ۔ جینی ۱۱ لاکھ. بدھ ۱۱۵ لاکھ عیسائی ۴۷ لاکھ۔ ناستک ۷۹ لاکھ۔

سوشل حالت:- مرد ۱۶۴۰ لاکھ۔ عورتیں ۵۴۹ لاکھ۔ کنوارے مرد ۸۰۶ لاکھ. کنواری عورتیں ۵۴۸ لاکھ۔ شادی شدہ مرد ۷۱۰ لاکھ. شادی شدہ عورتیں ۷۱۴ لاکھ۔ رنڈوے مرد ۱۰۳ لاکھ اور بیوہ عورتیں ۲۶۸ لاکھ ہیں۔

ہندوستان میں ۱۵۱۳۹ بیوائیں ۵ برس سے کم عمر کی ہیں۔ ۱۵ سے ۳۵ برس کی عمر کی ۳۳۵۴۰۸۴ بیوائیں ہیں۔ برطانوی ہند میں ہندو عورتوں کی کل تعداد ۱۰۵۸ لاکھ ہے اور ہندو بیواؤں کی تعداد ۲۰۲ لاکھ ہے۔ ہندوستان میں ان عورتوں کی تعداد جو رنڈیوں کا پیشہ کرتی ہیں ۶۱۷۰۰ ہے۔

پاگل ۴۴۰۰۰ مرد۔ اور ۲۸۰۰۰ عورتیں

بہرے ۹۳۰۰۰ مرد ۱۲۰۰۰ عورتیں

اندھے ۱۸۰۰۰۰ مرد اور ۱۸۲۰۰۰ عورتیں

لولے لنگڑے ۶۲۰۰۰ مرد ۲۳۰۰۰ عورتیں

زبانیں:- ہندی ۹۶۷ لاکھ۔ بنگالی ۴۹۲ لاکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلنگو ۲۳۶ لاکھ - مرہٹی ۱۸۷ لاکھ - تامل ۱۸۷ لاکھ
پنجابی ۱۶۶ لاکھ - راجستھانی ۱۲۶ لاکھ کنارسی
۱۰۳ لاکھ - اڑیا ۱۰۱ لاکھ لوگ بولتے ہیں -

پیشے :- کاشتکار ۷۰ فیصدی (کُل آبادی کے)
صناع ۱۰ فیصدی - تجارت ۶ فیصدی
غیر ملکی تاجر ۲ فیصدی -

زراعت :- زراعتی زمین ۶۶۷۶ لاکھ ایکڑ
اور جنگلات ۸۶۹ لاکھ ایکڑ ہے - زمین قابل
کاشت ۱۵۱۸ لاکھ ایکڑ - زمین ناقابل کاشت
۴۹۲ لاکھ ایکڑ - اور نہری زمین ۲۷۵ لاکھ
ایکڑ ہے -

KHILAFAT LIBRARY

پیداوار :- چاول :- زمین ۸۰ لاکھ ایکڑ.
پیداوار ۳۰۶ لاکھ ٹن. گندم :- زمین
۲۳۹ لاکھ ایکڑ پیداوار ۸۷ لاکھ ٹن زمین
برائے مکئی ۲۰۶ لاکھ ایکڑ - زمین برائے
کپاس ۱۸۱ لاکھ ایکڑ روئی کی پیداوار ۶۵
لاکھ گانٹھیں (۵ من فی گانٹھ) گنا :- زمین ۲۸
لاکھ ایکڑ - پیداوار ۲۹ لاکھ ٹن - سن :- زمین
۲۹ لاکھ ایکڑ پیداوار ۸۹ لاکھ گانٹھیں (۵ من
فی گانٹھ) آلو - شلغم - مولی وغیرہ - زمین ۳۷
لاکھ ایکڑ پیداوار ۲۰ لاکھ ٹن -

برطانوی ہند میں زندہ جانوروں کی تعداد

بیل ۱۱۶۶۶۵۰۰۰ - بھینسیں ۲۰۳۳۵۰۰۰
بھیڑیں ۲۳۰۸۲۰۰۰ - بکریاں ۲۴۳۲۲۰۰۰
گھوڑے گھوڑیاں ۱۶۴۴۰۰۰ - گدھے ۱۳۸۶۰۰۰
اونٹ ۱۴۰۰۰۰ - خچر ۷۶۰۰۰ -

نہریں اور ریل :- ریل ۴۸۸۷۹ میل ۷۷۴ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا - نہریں ۲۱۲۷۵ میل پھیلی ہوئی ہیں - لیکن زراعتی زمین ۲۲۵۸ لاکھ ایکڑ ہے - اور نہریں ۴۷۵ لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہیں گویا ۱/۵ حصہ صرف ؎

لجنہ اماء اللہ جہلم

عرصہ تین سال سے ہماری لجنہ اماء اللہ بفضل خدا پوری سرگرمی سے کام کر رہی ہے - چندہ باقاعدہ تمام مستورات ادا کرتی ہیں - نماز باترجمہ سب مستورات پڑھ چکی ہیں - تین سال سے ماہ رمضان مبارک کے مہینہ میں درس قرآن کریم سکینہ خانم بنت چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار باقاعدہ دیتی ہیں - اُن کی سعی قابل قدر ہے - چونکہ وہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کو بڑی توجہ سے ادا کرتی ہیں - اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے آمین

جلسہ ماہواری باقاعدہ ہوتا ہے ہر ایک تعلیم یافتہ اپنی اپنی تعلیم کے موافق پوری کوشش سے کام کرتی ہے - خدا نے چاہا تو انشاء اللہ دستکاری اور مضمون نگاری کا سلسلہ بہت جلدی شروع ہو جائیگا وجہ صرف یہ ہے - کہ لڑکیاں تمام طالب علم ہیں - جو زیادہ وقت اِس طرف ابھی صَرف نہیں کر سکتیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی بڑی عورتیں وہ ناخواندہ ہیں۔ سب کام پوری توجہ سے انشاء اللہ شروع ہے۔ مگر ہم نے ابھی اپنی لجنہ اماءاللہ کا نام رجسٹر لجنہ اماءاللہ قادیان کی فہرست میں داخل نہیں کرایا۔ آج سکرٹری صاحبہ قادیان کی خدمت میں تحریر کر دیا ہے ۞

کارروائی جلسہ ماہ جولائی

جلسہ ماہ جولائی بتاریخ بارہ ۱۲

بروز اتوار صبح آٹھ بجے بر مکان چوہدری محمد شفیع صاحب منعقد ہوا۔ مستورات کی درخواست پر مولوی محمد فضل خاں آف چنگا بنگیال نے تقریر فرمائی۔ سکینہ خانم بنت چوہدری صادق علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اس کے بعد مولوی صاحب موصوف تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپکی ایک ایک بات ایسی پُراثر اور درد انگیز پیرایہ میں تھی جس سے جاہل سے جاہل عورتوں کی بھی آنکھیں پُرنم ہو گئیں مولوی صاحب نے فرمایا کہ تبلیغ کا میدان گرم کرو وہ عہد جو تم نے بیعت کرتے وقت کیا تھا اُسکو دن میں دو تین دفعہ یاد کرو دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ خدا کی رضا کی خاطر سب عزت۔ جان اور مال قربان کرو۔ آپکی تقریر کے خاتمہ پر عاجزہ نے عورتوں کو باہم مل کر کام کرنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ چھوٹی بچیوں نے نظمیں اظہار خوشی کے لئے پڑھیں۔ مولوی صاحب موصوف نے دُعا کی اور جلسہ برخاست ہُوا۔ برخاست جلسہ پر ممبرات کا انتخاب ہُوا جو مندرجہ ذیل ہیں:-

ممبرات:- اہلیہ صاحبہ امیر جماعت احمدیہ بابو عطا محمد صاحب

اہلیہ صاحبہ سید زمان شاہ صاحب سکرٹری تبلیغ

رضیہ بیگم اہلیہ بابو عبد المجید صاحب

آمنہ جان اہلیہ ڈاکٹر محمد یوسف خانصاحب مبلّغ امریکہ

خدیجہ بی بی

آمنہ بی بی اہلیہ شیخ عبد العزیز صاحب

فضل بیگم بنت میاں بدرالدّین صاحب

پریذیڈنٹ صدر:- سکینہ خانم بنت چوہدری صادق علی صاحب

سکرٹری:- عاجزہ امۃ اللہ جان بنت ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب مرحوم (جہلم)

KHILAFAT LIBRARY

نسخہ پاؤں پھٹنے کا

یکم اپریل کے مصباح میں لاہور کی ایک بہن صاحبہ نے پاؤں پھٹنے اور ہاتھ پاؤں میں سے آگ نکلنے کے متعلق تحریر کیا تھا اور اس کا علاج بھی دریافت کیا تھا۔ مندرجہ ذیل نسخے کے استعمال سے پاؤں کے پھٹنے کو تو انشاءاللہ بالکل آرام ہو جائیگا۔ اور ہاتھ پاؤں میں سے جو آگ نکلتی ہے تو وہ معدے کی خرابی کی وجہ سے ہے ہاضمہ کی دوا کا استعمال ہونا چاہیئے۔ اگر بہن صاحبہ طلب فرمائینگی تو میں اب کے انشاءاللہ معدے کی خرابی رفع ہونیکا بھی نسخہ درج کر دونگی ۞

دوائیوں کا وزن و ترکیب:- روغن گاؤ یعنی گائے کا گھی ۲ تولہ۔ موم زرد چھ ماشہ۔ رال پسی ہوئی ۲ تولہ۔ پہلے گھی کو کسی برتن میں ڈال کر آگ پر رکھکر گرم کر لیں جب وہ گرم ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو استعمال میں لائیں انشاء اللہ چند دن کے استعمال کرنے سے پاؤں پھٹنے کی شکایت بالکل دُور ہو جائیگی +

راقمہ خاکسار لیاقت زمانی بیگم بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں

مکھانوں کا سالن وزن ترکیب

گوشت ایک سیر۔ مکھانے پاؤ بھر۔ گھی تین پاؤ۔ نمک تین تولے۔ زعفران دو ماشے۔ لونگ۔ زیرہ سیاہ۔ الائچی۔ دارچینی۔ مرچ سیاہ ہر ایک دو ماشے۔ دھنیا ادرک۔ لہسن ہر ایک چھٹانک بھر۔ دہی آدھ پاؤ عرق لیموں ایک چھٹانک۔

ترکیب۔ پہلے مکھانوں کو گھی میں اس طرح تلیں کہ زعفران حل کر کے اس میں چھ ماشہ نمک ملا دیں اور آدھ سیر گھی میں ڈال کر اسکو تلیں پھر گوشت کا قیمہ حسب دستور معمولی مصالحہ ڈال کر پاؤ بھر گھی میں تیار کریں یا مثل مکھانوں کے کباب بنا کر تیار رکھ لیں۔ اور بعد تیاری کے اس میں مکھانے اور دہی اور لیموں کا عرق اور قدرے پانی ملا کر دھیمی آگ پر رکھ دیں اور تھوڑی دیر کے بعد اُتار کر نوش فرمائیں۔ انشاء اللہ مزے دار ثابت ہوگا +

راقمہ خاکسار لیاقت زمانی بیگم بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں

اکابر کے اقوال عورت کی عظمت پر

عورتوں کی بے حرمتی کرنے سے پہلے مر جانا ہی سب سے اچھا کام ہے کسی عورت کو بُرائی سے بچا لینا سب سے بڑا کار خیر ہے + (گاندھی جی)

جو شخص غیر عورت کو بُری نگاہ سے دیکھتا ہے وہ خدا کے غضب کو بڑھاتا ہے۔ اور اپنے لئے دوزخ کا راستہ کھولتا ہے + (سوامی رام تیرتھ)

ہندوستان لڑکوں سے نہیں بلکہ لڑکیوں کی مہربانی سے قائم ہے۔ اگر ہندوستانیوں کی دیویاں اپنے دھرم کو ترک کر دیتیں۔ تو یہ ملک کبھی کا غارت ہو گیا ہوتا۔

مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کا دل وسیع ہوتا ہے ان میں بُردباری اور قوّت حافظہ بہت تیز ہوتی ہے۔

تیرا نازک بدن خدا نے تجھ کو اور انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے بنا دیا ہے اگر تو نہ ہوتی تو ہم جانور ہوتے۔ بہشت میں ایسی کونسی چیز ہے جو تجھ میں نہیں ہے۔ عجیب وغریب نور نفاست سچائی اور سچی محبت سب کچھ تجھ میں موجود ہے + (والٹے)

عورت کی محبت میں خواہش پوشیدہ ہوتی ہے۔ لڑکے کی محبت میں لالچ۔ لیکن جو محبت ہمیں اپنی لڑکیوں سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی سے نہیں ہو سکتی۔

بیوی کی سرشت میں جلوہ الٰہی موجود ہے فیاض بیوی کا ملنا خدا کی سب سے بڑی مہربانی ہے وہ خاوند کیلئے موجب سکینت ہے۔ سب اوصاف کی مورت ہے۔ ہیرا ہے۔ موتی ہے۔ بے نظیر دولت ہے۔ اس کی آواز میں سریلا پن ہے۔ مٹھاس ہے اور مسکراہٹ میں بہت لطف ہے۔

پیارے! تمہارے بغیر مجھے درخواست نہیں ہوتی۔ عزیز از جان آؤ میرے پاس بیٹھو۔ تم خدا سے میرے لئے دعا کرو۔

KHILAFAT LIBRARY
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میں تمہارے لئے دعا کرونگی۔ (امین کینڈم)

مفلسوں اور حاجتمندوں کی مدد کرنے میں عورتیں ہمیشہ آگے رہتی ہیں۔

عورتیں عقلمندانہ گفتگو کرتی ہیں۔ ان کی زبان سے ہمیشہ مہربانی ٹپکتی ہے۔

عورت سوداگر کے اس جہاز کے مانند ہے جو بہت دور سے اپنے لئے کھانا لاتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

ڈاک اور تار کے متعلق

دلچسپ اعداد و شمار

ہندوستان میں محکمہ ڈاک و تار کی رپورٹ سال ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء حال میں ہی شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رپورٹ زیر سال میں محکمہ ہذا کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اختتام سال میں اس محکمہ میں ۸۰۲۱۴ ملازم تھے۔ اور ۲۳۸۸۸ ڈاک خانہ و تارگھر میں پائے جاتے ہیں۔ امسال ہی ہوائی ڈاک کا انتظام عمل میں آیا۔ اور ۶ اپریل کو ڈاک کا ہوائی جہاز اوّل ہی اوّل لنڈن سے کراچی میں آیا۔ علاوہ بریں ڈاکخانہ ہائے ہند کے ذریعہ مندرجہ ذیل کاروبار عمل میں آیا۔

ان رجسٹرڈ خطوط	۵۱۷۷۶۸۹۵۱
بیرنگ خطوط	۲۰۸۶۸۵۳۶
رجسٹرڈ خطوط	۲۹۳۵۳۴۸۳
وی پی پارسل	۶۲۵۱۴۴۳
سادہ خطوط	۵۸۶۵۲۸۹۰۲
خطوط بیمہ شدہ	۸۶۰۲۵۱۰
رجسٹرڈ اخبار	۹۲۹۱۱۷۶۷
ان رجسٹرڈ پیکٹ	۱۰۵۹۴۴۱۰۱
رجسٹرڈ پارسل	۷۷۷۱۵۹۳
بیمہ پارسل	۹۷۰۵۳۹
وی پی رجسٹرڈ پارسل	۶۹۰۵۸۸۸
ان رجسٹرڈ مضامین	۱۹۳۲۸۶۱
کُل میزان	۱۳۹۰۸۱۰۵۸۰

ان تمام اعداد و شمار میں سے ۱۸۲۲۸۸۲ اشیاء تقسیم نہ ہو سکیں۔ صرف اکیلے کلکتہ سے ۳۰ لاکھ وی پی روانہ کیئے گئے۔ اور بمبئی سے ۱۴ لاکھ وی پی ہوئے۔ محکمہ ڈاک خانہ میں پونے چار کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اور امسال ۶۰۵، ۸۶، ۸۰ محکمہ صیغہ تار میں ۲۷۷۴ ملازمان کام کرتے رہے۔ ۱۲۰۶۴۵۳ تار روانہ کیئے گئے۔ جن سے ۲۸۲۹۸۹۸ روپے آمدنی ہوئی۔ سیونگ بنک میں ۱۴۹۰۳۹۰۲۳ روپے داخل ہوئے۔ اور پوسٹل سارٹیفکٹ میں ......۶۹۱ روپے سے ......۷۰۶ روپے کا اضافہ ہوا۔

امسال محکمہ ڈاک میں ۳۷۳ اشخاص پر فوجداری مقدمے چلے۔ جن میں سے عدالتوں سے ۲۴۶ اشخاص کو سزا ہوئی۔

توسیع اشاعت مصباح
ہر احمدی خواتین کا فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کو دودھ پلانیوالی لڑکی

ملک رومن کے ایک شریف گھرانے کی عورت کو کسی وجہ سے بادشاہی حکم سے قتل کی سزا ملی۔ جیل کے داروغہ کو اسکی نیکی اور شرافت کی وجہ سے اس پر رحم آگیا۔ اور اس نے قتل کردینے کی بجائے اسے قید میں رکھکر بھوک پیاس سے مار ڈالنے کا ارادہ کرلیا اس لئے کہ بالکل چھوڑ دینا تو اسکے اختیار سے باہر تھا۔

ماں کے قید میں جانے کے بعد اس کی لڑکی نے ماں کے پاس آنے جانے کی اجازت مانگی۔ بڑی مشکل سے اس شرط پر اسے اجازت ملی۔ کہ وہ کھانے پینے کی کوئی چیز اس کے لئے اپنے ساتھ کبھی نہ لائے۔

مدتوں لڑکی اپنی ماں کے پاس آتی جاتی رہی۔ دن میں کئی کئی پھیرے ہوجاتے تھے۔

جب بہت دن گذر گئے۔ اور وہ عورت بے کھائے پیئے جیتی رہی۔ تو جیلخانہ کے داروغہ کو شک ہوا کہ آخر اتنے دنوں تک یہ کس طرح زندہ رہی۔ فوراً ہی لڑکی کی طرف اس کا خیال گیا۔ اور اب اس نے پوری پوری دیکھ بھال شروع کردی۔ کئی دفعہ لڑکی کی تلاشی لی۔ پر اسکے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہ نکلی۔ آخر بڑی چھان بین سے پتہ چلا کہ لڑکی ماں کو اپنا دودھ روزانہ پلاتی ہے جس سے وہ اب تک زندہ ہے۔ داروغہ بہت حیران ہوا۔ اپنے بڑے افسر کو خبر دی۔ اس نے اپنے سے بڑے حاکم کو یہ عجیب غریب قصہ سنایا۔ اس طرح ہوتے ہوتے یہ خبر بادشاہ تک پہنچ گئی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ فوراً ماں کو چھوڑ دیا لڑکی کو بڑی عزت سے دربار میں بلایا۔ اور دونو کا وظیفہ شاہی خزانہ سے مقرر کردیا۔ جو انہیں مرتے دم تک ملتا رہا۔

روس والوں نے اس نیک لڑکی کی یادگار میں ایک بلند مینار وہاں بنوا دیا۔ جہاں بیٹھ کر وہ ماں کو دودھ پلایا کرتی تھی۔ (گلدستہ)

وہ ملک جہاں عورتوں کی حکومت ہے

لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز صرف دو روز کا پرواز کوئی طویل مسافت نہیں۔ لیکن اسکے باوجود اس مقام کی ہستی کا آج تک لوگوں کو علم نہیں ہوا۔ یہ ملک دنیا کا ایک ایسا حصہ ہے جہاں آج بھی عورتوں کی حکومت ہے۔ اور جہاں مردوں کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ اپنی روزی خود کما سکیں۔

یہ ملک بحیرہ قلزم اور روس دونو کے درمیان واقعہ ہے۔ اور اس میں صرف دو اقوام رہتی ہیں:-

KHILAFAT LIBRARY

(۱) جاسیان (یعنی طبقہ دوشیزگان)

(۲) اوستیان (نیلی آنکھوں والی عورتیں)

باکو کی تیل کی کانوں کے مشہور لکھ پتی کے فرزند نے اس علاقہ کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی۔

مصنف کتاب نے لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ ایسی تاریک زندگی بسر کررہے ہیں کہ ان کے ہمسایہ ممالک کے باشندوں کو بھی انکی نسبت بہت کم حالات معلوم ہیں۔ عورتیں دوشیزگی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ مرد کوئی کام نہیں کرتے۔ سال میں صرف ایک دن کام کرتے ہیں۔ اور وہ بھی سال نوروز پر۔ جبکہ وہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آلات کچھ جو انکی عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ لیکر شکار کیلئے نکلا کرتے ہیں :

جاسیان کے پاس جب کوئی کام نہیں ہوتا تو وہ مچھلی کا شکار کرنے چلا جاتا ہے مچھلی کا شکار کام میں شمار نہیں ہوتا محنت مشقّت یا کوئی ایسا کام نہیں جو صحیح معنوں میں لفظ کام کے مفہوم کو پورا کرتا ہو۔ کام خواہ وہ کیسی شکل میں ہو خالص عورت کا حصّہ ہے۔ اس قوم کی دانش کا یہ تقاضا ہے کہ سب سے پہلے خود عورت کو منع کر دینا چاہیئے کہ وہ اسکا خاوند کوئی کام نہ کرے۔ لیکن اگر وہ باز نہ آوے تو عورت اسکو بائیکاٹ کر دے کیونکہ مرد کا کام کرنا اسکی عورت کے لئے باعث شرم ہے۔ مشرق کی دیگر مستورات کی طرح جاسیان عورتیں پردہ نہیں کرتیں بلکہ خنجر اور کلہاڑے اپنے پاس رکھتی ہیں۔ اسعد بے لکھتا ہے کہ انکی شکل و صورت نہایت ہیبتناک ہوتی ہے اور وہ دیگر اقوام کے مردوں کی نسبت زیادہ جنگجو ہوتی ہیں۔ جب عورتوں کو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ تو عورتیں جنگل میں چلی جاتی ہیں اور انہیں چھپا دیتی ہیں ؛

ان لوگوں کے متعلق ایک اور بات بہت مشہور ہے کہ جب یہ عورتیں جوان ہو جاتی ہیں تو اپنے آلات ساتھ لیکر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور کسی نوجوان کو اپنا شوہر منتخب کر لیتی ہیں۔ اور اس سے یہ فیصلہ کر لیتی ہیں کہ وہ اسے کسی قسم کا کام کرنیکی اجازت نہیں دیگی۔ اور نہ ہی اپنے حقوق سے کسی بھی حالت میں دست بردار ہونگی۔ خاوند کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنا گاؤں چھوڑ کر باہر جا سکے ؛

اگر ایک عورت اپنے خاوند سے طلاق حاصل کرنا چاہے تو وہ دو گواہوں کو بُلا کر انکی موجودگی میں اپنے خاوند سے کہیگی کہ مجھ سے چلے جاؤ بس طلاق حاصل کرنیکے لئے اتنا ہی کہدینا کافی ہے۔ وہ شیرگان کی قوم کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ایک عورت اپنے خاوند سے ناخوش ہو جائے تو اسکے ساتھ رہنا مناسب نہیں ؛

مصباح کی بہی خواہ خواتین توجہ فرمائیں

حساب کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اسوقت مصباح کا بقایا اس کے خریداروں کے نام۔ ایسے خریدار جو اب خریدار بھی نہیں رہے قریباً ایک ہزار روپیہ ہے۔ ان حالات میں مصباح کو آئندہ چلانے میں کسقدر دِقّت و مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ خود ادنیٰ غور سے سمجھ آسکتا ہے اگر یہ رقوم بقایا وصول ہو جائیں تو ہمیں بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے اسکے علاوہ اب جو خریداروں کی تعداد ہے اور پھر ان میں سے جن کی طرف سے چندہ وصول ہے وہ اخراجات طبع و روانگی سے بہت کم ہے حالانکہ ابھی مصباح کا بہت سا کام مُفت ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر اور محرّر کا پورا بلکہ ایک چوتھائی خرچ بھی مصباح کے فنڈ پر نہیں ڈالا جاتا ؛

KHILAFAT LIBRARY

خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ہمت سے کام لیں اور اپنے اخبار کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنا دیں ؛

جنکے نام جاری ہے یا جنکے نام بقایا ہے وہ چندہ مقررہ ادا کر دیں اور پھر ہر خریدار کم از کم ایک خریدار اور مہیّا کریں اس سے ہم انشاءاللہ یہ اخبار ہفتہ وار کرنیکے قابل ہو جائینگے۔ ایسی معاونین خواتین کے نام شکریہ کے ساتھ درج ہونگے ؛

دوم مضامین۔ کا سوال ہے خدا کے فضل سے تعلیم ہماری جماعت کی نساء میں نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ مضمون نگار بہنوں کو ہر ہفتے کوئی نہ کوئی مضمون مذہبی۔ علمی۔ تاریخی۔ امور خانہ داری۔ دستکاری پر ضرور بھیجنا چاہیئے۔ ہماری جماعت میں اچھا اچھا لکھنے والی مستورات بھی ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ قلمی امداد نہیں فرماتیں۔ البتہ نکتہ چینی اور یہ کہنے کیلئے کہ اخبار میں کیا ہوتا ہے بعض زبانیں تیار رہتی ہیں مناسب تو یہ ہے کہ پہلے مضمون لکھیں پھر یہ کہنے کا حق حاصل ہوگا کہ اخبار میں فلاں امر کی کمی ہے اخبار آپکا ہے اسلئے جیسا آپ چاہیں اسکو چلائیں۔ جو نقص ہے وہ آپکی اپنی ہی عدم توجہی کی وجہ سے ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ اپیل رائیگاں نہ جائیگی اور قلمے درمے سخنے ہر قسم کی امداد کے لئے مصباحی بہنیں ایک مثال قائم کر دینگی ؛

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اک سے ہزار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں

۱۷؍اکتوبر ۱۹۳۰ء کو حضرت امام ہمام کے حرم اوّل میں لڑکا پیدا ہوا۔ اور ۲؍مئی ۱۹۳۱ء کو حرم ثانی میں لڑکا پیدا ہوا تھا۔ اب ہم یہ بشارت شائع کرنیکی مسرت حاصل کرتے ہیں کہ ۱۷؍جولائی ۱۹۳۱ء حرم رابع میں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان مبارک وجودوں کو اپنے خاص الخاص انعامات سے سرفراز فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مصداق بنائے۔

تین کو چار کرنے والا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پسر موعود کا ایک نشان یہ بھی بالہام الٰہی فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ہر ایک بیٹا کسی نہ کسی وجہ سے تین کو چار کرنیوالا ہے۔

حال میں برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی نے ایک عجیب نکتہ ایمان افروز بیان کیا ہے کہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ اسے ہم اپنے بیٹوں میں نہیں سمجھتے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انکو توفیق بخشی اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کے جسمانی کے علاوہ روحانی فرزندوں میں بھی داخل ہو گئے اور یوں حضرت خلیفہ ثانی مسیح موعود کے حق میں مندرجہ بالا الہام "تین کو چار کرنیوالا" پورا ہوا۔ کیونکہ آپ ہی کے ہاتھ پر خان بہادر موصوف نے بیعت احمدیت کی۔ گویا آپکا وجود باوجود تین کو چار کرنے والا ہوا۔ الفاظ کرنے والا میں جو اشارہ تھا وہ آپ کے پیشگوئی کے پورا ہونے پر ظاہر ہوا۔ فالحمد للہ رب العالمین یہ ایک نشان الٰہی ہے جس پر ایمان اور جس کی اشاعت ضروری ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

لجنہ اماء اللہ اٹھوال

۲۶؍جولائی ۱۹۳۱ء کو ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ہوا۔ حاضرات کی تعداد تیس کے قریب تھی۔ جناب مولوی صاحب نے تربیت کے متعلق عام فہم تقریر کی۔ اور چندوں میں باقاعدگی کی ہدایت فرماتے ہوئے۔ ہفتہ واری اجلاس کیلئے ترغیب دی تمام ممبرات نے مولوی صاحب کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ والسلام

خاکسارہ منیر بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ اٹھوال ضلع گورداسپور

دعا کیجائے

احباب ناظرات مصباح سے دست بستہ عرض ہے۔ کہ راقمہ کی طبیعت بوجہ دل کی کمزوری ناساز رہتی ہے جملہ خواہرین صحت کاملہ ہونے کیلئے اور تمام جسمانی و روحانی تکالیف دور ہونے کیواسطے اور ہر قسم کی ترقی ملنے کیواسطے بدرگاہ الٰہی دعا فرمائیں۔

تاجر بانو بیگم موصیہ۔ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز سکول پاڑی پورہ

حل معمہ

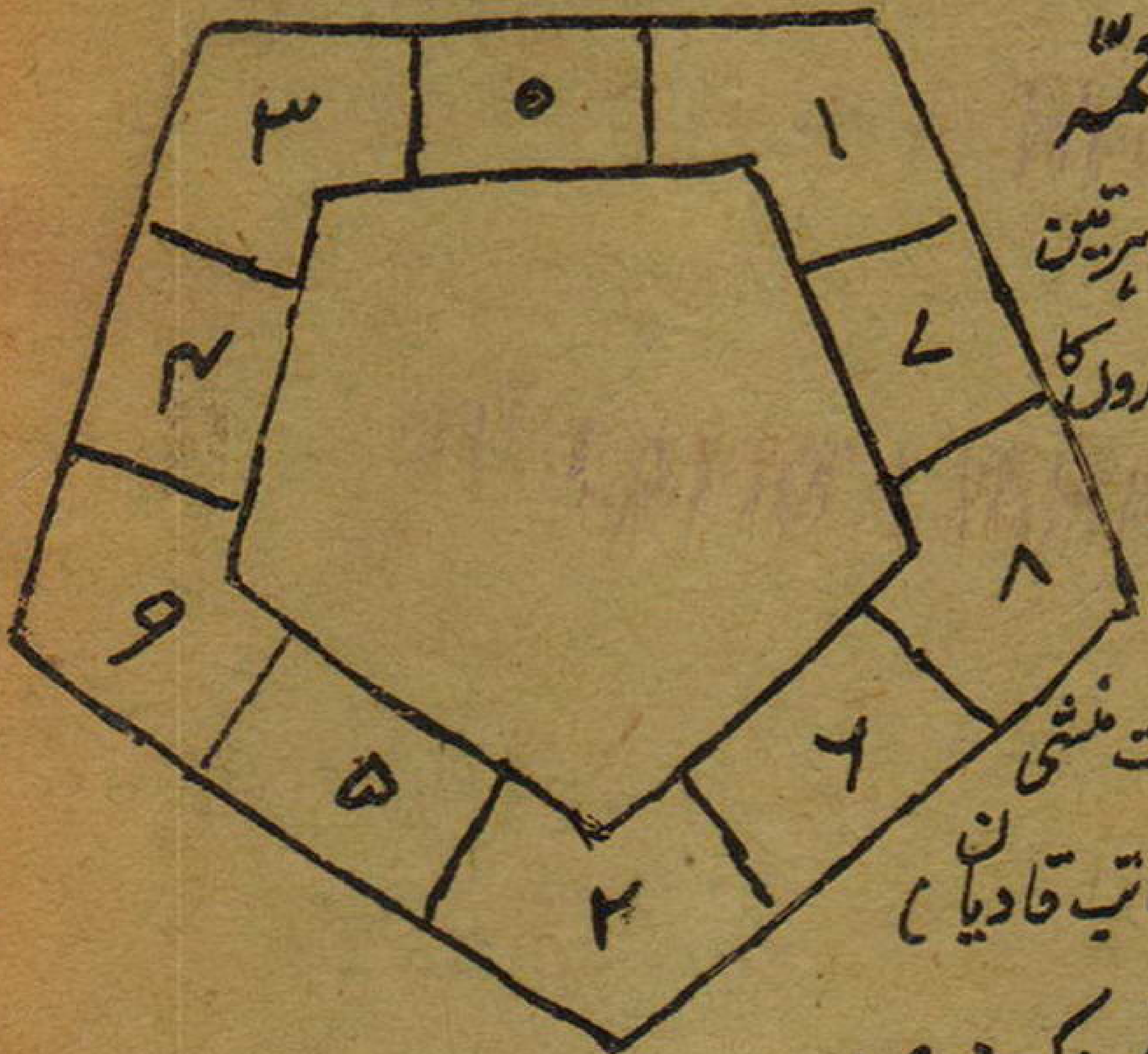

ہر طرف کے ہر تین حصوں کے ہندسوں کا مجموعہ ۱۶ ہوا۔

(حمیدہ بیگم بنت منشی محمد حسین کاتب قادیان)

(سعیدہ بیگم ڈکوہ مری)

اشتہار

انیس عالم

ایام ماہواری کی خرابی۔ کمی بیشی دور کرنے کیلئے ایک ہومیو پیتھک امریکن مجرب دوا ہے۔

قیمت دو روپے (عمر) مع محصولڈاک

ملنے کا پتہ:

ڈاکٹر محمد حسن احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس۔ بیری اکبر پور کانپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

پھول

KHILAFAT LIBRARY

مرسلہ
صغرا بیگم اہلیہ شیخ غلام حسنین صاحب ۔ دہلی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا